دل کی بات

مدیر

اوباما اور زرداری کے خطبات

لانگ مارچ اپنے منطقی انجام کو پہنچا اور معزول چیف جسٹس افتخار محمد چودھری بحال ہوگئے۔ قرائن وشواہد اور تجزیوں سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ عوام کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر عدلیہ کی بحالی کا فیصلہ امریکہ کے حکم پر ہوا۔ ورنہ صدر زرداری اور اُن کے شریک اقتدار مولانا فضل الرحمٰن اور اسفندیار ولی تو عدلیہ کی بحالی کا باب بند کر چکے تھے اور آخری لمحات میں دونوں رہنماؤں کے نواز شریف سے مذاکرات بھی ناکام ہو چکے تھے۔ انہی لمحات میں آرمی چیف جنرل کیانی نے بگڑتی ہوئی صورت حال کو سنبھالا دیا لیکن پاکستان میں متعین امریکی سفیر نے اس سارے کھیل میں جس مستعدی سے مرکزی کردار ادا کیا وہ اپنی جگہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ تاہم اس ڈراپ سین سے ملک کسی بڑے نقصان سے بچ گیا۔

۲۸/ مارچ کو صدر زرداری نے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے اپنے خطاب میں گورنر راج کے خاتمے اور پنجاب میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی بحالی کی طرف مثبت اشارے دیے ہیں۔ سترہویں ترمیم کے خاتمے، صدارتی اختیارات میں کمی، خصوصاً ۵۸، ٹو۔ بی کے خاتمے کے لیے پھر ایک کمیٹی بنانے کی تجویز دی ہے۔ معلوم نہیں یہ کمیٹی کیا گل کھلائے گی اور کیا رنگ دکھلائے گی کیونکہ چھے ماہ پہلے بھی اسی طرح کی ایک کمیٹی بنی تھی جو غفرلہٗ ہوگئی۔ مستقبل میں مرکز اور پنجاب کشمکش کی صورت حال عملی اقدامات سے ہی واضح ہوگی۔ ابھی تک جانبین کا باہمی اعتماد بحال نہیں ہوا اور فریقین پھونک پھونک کر قدم اٹھا رہے ہیں۔ چودھری برادران کی ق لیگ تو ویسے ہی عنقا ہوگئی اور چودھری شجاعت اپنے اراکینِ اسمبلی کی واپسی کی دہائی دے رہے ہیں۔ عدلیہ کی بحالی، گورنر راج کے خاتمے اور مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی بحالی کی پالیسی سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مستقبل میں امریکہ کی نظرِ التفات پھر نواز شریف پر ہے۔ دہشت گردی کے خلاف امریکہ کی نام نہاد جنگ میں زرداری، گیلانی اور نواز شریف کا مؤقف معمولی کمی بیشی کے ساتھ تقریباً ایک ہی ہے۔ دونوں جماعتیں امریکہ کو مثبت کردار ادا کرنے کی یقین دہانیاں کرا رہی ہیں۔ صدر زرداری نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ نے ہمیں ایک ڈالر بھی نہیں دیا۔

اُدھر امریکی صدر اوباما نے نئی افغان پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے پاکستان کے لیے ڈیڑھ ارب ڈالر سالانہ امداد کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ امداد پانچ سال تک جاری رہے گی لیکن صدر اوباما نے اسے ''ڈومور'' کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ پاکستان کو بلینک چیک نہیں دیں گے۔ پاکستان قبائلی علاقوں میں دہشت گردی کے اڈے ختم کرے ورنہ

ہم خود کریں گے۔ انھوں نے یہ اطلاع بھی دی ہے کہ اُسامہ اور الظواہری قبائلی علاقوں میں ہیں اور امریکہ پر نئے حملے کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ امریکہ کی نئی افغان پالیسی کو صدر زرداری، وزیراعظم گیلانی اور افغان صدر کرزئی تینوں نے خوش آئند قرار دیا ہے۔ نئی پالیسی کیا ہے؟ وہی جو پہلے تھی، سواب بھی ہے۔ صرف رُخ بدلا ہے۔ پہلے امریکی مفادات کی جنگ افغانستان میں لڑی گئی اور اب پاکستان میں لڑی جائے گی۔ اسامہ اور القاعدہ کے اڈوں کے خاتمے کا بہانہ بنا کر پاکستان پر مکمل امریکی تسلط اور قبضے کے منصوبے پر عمل شروع ہو چکا ہے۔ پہلے صرف صوبہ سرحد کے قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے کیے جارہے تھے اب بلوچستان کو بھی ہدف بنانے کی باتیں کی جارہی ہیں۔

۲۷؍مارچ کو خیبرایجنسی کی تحصیل جمرود میں بھگاڑی چیک پوسٹ سے متصل مسجد میں نمازِ جمعہ کے موقع پر دھماکہ سے ۷۷ نمازی شہید اور ۷۷ازخمی ہوئے۔ بہ ظاہر اس حادثہ کو خودکش حملہ قرار دیا جارہا ہے لیکن ایک زخمی نے بتایا کہ دھماکے سے ذرا پہلے ایک جنگی جہاز نے بھی یہاں پرواز کی۔ یہ کس کا جہاز تھا؟ کہیں یہ بھی ڈرون حملہ تو نہیں؟ محبّ وطن حلقوں کے اس سوال کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ وطن عزیز کو امریکی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا ہے اور اس جکڑ بندی میں اضافہ روزافزوں ہے۔ مسٹر پرویز مشرف نے پاکستان کو امریکی غلامی کے جس گڑھے میں پھینکا، موجودہ حکمران اس گڑھے کو کھود کر مزید گہرا کررہے ہیں۔ امریکہ کی نئی افغان پالیسی قبائیلیوں کے ہی نہیں پاکستان کے خلاف بھی اعلانِ جنگ ہے۔ امریکہ، دہشت گردی کے خلاف نام نہاد جنگ ہار رہا ہے۔ عراق میں ذلت آمیز ناکامی کے بعد اُسے افغانستان میں بھی سخت مزاحمت کا سامنا ہے اور ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ امریکہ نے اپنی خفت مٹانے کے لیے مزید ۱۷ ہزار امریکی فوج افغانستان میں بھیجنے کا اعلان کیا ہے۔ اُدھر طالبان نے بھی اس کے استقبال کا اعلان کیا ہے۔

ان حالات میں سیاست دانوں اور محبّ وطن عوام کی ذمہ داری اور بڑھ گئی ہے۔ خصوصاً دینی حلقوں کو پہلے سے کہیں زیادہ بیداری، ہوشیاری اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ نواز شریف اور اُن کے حلیفوں کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ امریکہ کسی کا دوست نہیں۔ اگر آج اُن سے محبت کا اظہار کررہا ہے تو کل اُن سے وہی سلوک کرے گا جو پہلوں سے کیا تھا۔ اس لیے:

ہشیار یار جانی ، یہ دشت ہے ٹھگوں کا
یاں ٹک نگاہ چوکی اور مال دوستوں کا

☆☆☆